خلافت لائبریری۔ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 257 | سوموار 28 جمادی الثانی۔ 1417ھ 11 نبوت 1375ہش 11 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے

تحریک جدید کے ترسٹھویں (63) سال کے افتتاح کا اعلان

احباب جماعت کو مبارک ہو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے خطبہ بتاریخ 8۔ نومبر ۹۶ء کے ذریعہ تحریک جدید کے ترسٹھویں سال کے افتتاح کا اعلان فرما دیا ہے۔ حضرت صاحب نے تحریک جدید کی مالی قربانی کو قرض حسنہ قرار دے کر قربانی پیش کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر کریم کی بشارت دی ہے اور مخلصین جماعت کو نئے سال میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ امید ہے مخلصین جماعت اولین موقع پر اپنے محبوب امام کی خدمت میں اعلیٰ معیار کی قربانیوں کی فہرست جلد از جلد پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے اور عہدیدار حضرات سعی بلیغ فرما کر دوہرے ثواب کے مستحق ہونگے۔ اس موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ ارشاد یاد دلانا عین مناسب ہو گا کہ عہدیدار حضرات کو تحریک جدید کا کام کس طرح کرنا چاہئے۔ فرمایا:۔

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو.... ایسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ"۔ (خطبہ 22۔جنوری 1937ء)

اندریں صورت جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ قربانیوں کی فہرست معیاری وعدوں پر مشتمل دفتر ہذا کو جلد از جلد بھجوانے کا اہتمام کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے محبوب امام کی دعاؤں سے بہرہ ور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین۔ (وکیل المال اول)

نکاح

○ محترمہ ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ لاہور سے اطلاع دیتی ہیں۔

میری بیٹی عزیزہ شازیہ منصور بنت مکرم میاں ڈاکٹر منصور احمد صاحب PCSIR ہاؤسنگ سوسائٹی یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزم مکرم مہتاب مرزا صاحب ابن مکرم رشید جاوید صاحب سٹیل ٹاؤن کراچی بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر مکرم محمد یونس صاحب مربی سلسلہ نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں قبل از جمعہ پڑھا۔ عزیز مہتاب مرزا صاحب حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے اور عزیزہ شازیہ منصور حضرت مولوی محمد عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پڑنواسی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ عقیلہ ریاض صاحبہ اہلیہ مکرم احسان اللہ ریاض صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور مورخہ 96-11-8 کو بقضائے الٰہی بعمر قریباً 57 سال وفات پا گئیں ان کا جنازہ مکرم محمد یونس صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(صاحب ایمان) وہی ہے جو حق اللہ اور حق العباد دونو کو پورے التزام اور احتیاط سے بجالاوے۔ جو دونوں پہلوؤں کو پوری طرح سے مدنظر رکھ کر اعمال بجالاتا ہے وہی ہے کہ پورے (کلام الٰہی) پر عمل کرتا ہے ورنہ نصف (کلام الٰہی) پر ایمان لاتا ہے۔ مگر یہ ہر دو قسم کے اعمال انسانی طاقت میں نہیں کہ بزور بازو اور اپنی طاقت سے بجالانے پر قادر ہو سکے۔ انسان نفس امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق اس کے شامل حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ دعائیں کرتا رہے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے نیکی پر قدرت دی جاوے اور نفس امارہ کی قیدوں سے رہائی عطا کی جاوے۔ یہ انسان کا سخت دشمن ہے۔ اگر نفس امارہ نہ ہوتا تو شیطان بھی نہ ہوتا۔ یہ انسان کا اندرونی دشمن اور مار آستین ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب چور کسی کے مکان میں نقب زنی کرتا ہے تو کسی گھر کے بھیدی اور واقف کار سے پہلے سازش کرنی ضروری ہوتی ہے۔ بیرونی چور بجز اندرونی بھیدی کی سازش کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہی وجہ ہے کہ شیطان بیرونی دشمن، نفس امارہ اندرونی دشمن۔ اور گھر کے بھیدی سے سازش کر کے ہی انسان کے متاع ایمان میں نقب زنی کرتا ہے اور نور ایمان کو غارت کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 572)

خدا تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

تمہارے دل میں یہ جذبہ اور خواہش ہونی چاہئے کہ میں خدا کا ایسا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اور خدا کے درمیان ایک ذرہ برابر بھی فرق نہ رہ جائے کیونکہ اگر ذرہ برابر بھی فرق ہو تو میرے اور خدا کے درمیان وہ ذرہ آ جائے گا اور وہ دوری اور مجبوری ہو گی، ناکامی کا احساس ہو گا کہ میں نے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا۔ میں اتنا قریب نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کہا تم ایک دفعہ قریب آ کر تو دیکھو میں تمہارے قریب آ جاؤں گا اور سچی بات یہ ہے کہ جو انسان خدا تعالیٰ کا اس طرح قرب حاصل کر لیتا ہے جس طرح دو باہم جڑی ہوئی انگلیوں کے درمیان کسی اور کی گنجائش نہیں اس کے بعد خدا تعالیٰ چھوڑا نہیں کرتا یعنی پھر وہ اپنے اس بندے سے جو اس کے اتنا قریب ہو جاتا ہے جس کو ہم ولی کہتے ہیں جو اس کا ولی بن جاتا ہے۔ جو عملاً اپنے مجاہدہ کے بعد اس کے قریب تر آ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کے قریب آ جاتا ہے اور اس سے اس قسم کا پیار کرتا ہے اس سے اس قسم کا لگاؤ رکھتا ہے۔ اس کا اس قسم کا خیال رکھتا ہے اس کو اس قسم کی ہدایت دیتا ہے اور رحیمیت کے جلوؤں سے اس کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے اور اس کی کوششوں میں کامیابی کی راہیں اس پر کھولتا رہتا ہے۔ اور (۔) کی حیثیت سے اس دنیا میں بھی (۔) خدا تعالیٰ کی بشارت ان کے لئے ہے اور (۔) اس سے بڑھ کر اور کوئی کامیابی نہیں سو چو وہ فوز عظیم کیا ہو سکتی ہے۔ وہ فوز عظیم یہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی فوز عظیم نہیں کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے پیار کی آواز انسان کے کان میں پڑتی رہے۔ پیار کا احساس اس کے دل میں پیدا ہوتا رہے اس کے

باقی صفحہ 7 پر

جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

11- نبوت 1375 ھش   11 - نومبر 1996ء

کمانے اور خرچ کرنے کا سلیقہ

جہاں تک روپیہ کمانے کا تعلق ہے ہر شخص کو کسی نہ کسی حد تک کمانا آتا ہے۔ جب کوئی شخص جوان ہونے لگتا ہے یا یوں کہئے کہ اگر تعلیم حاصل کر رہا ہے تو تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ کمائے۔ اپنے اخرات بھی برداشت کرے' گھر والوں کو بھی فائدہ پہنچائے اور پھر چونکہ یہ وقت شادی کا ہوتا ہے اپنی نئی زندگی بسر کرنے کے لئے اسے کمانے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات تو رشتہ اس لئے نہیں ملتا کہ لڑکا بے کار ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ خود کچھ بھی نہیں کماتا تو اپنی بیوی کے اخراجات کس طرح برداشت کرے گا۔ بہرحال جہاں تک کمانے کا تعلق ہے یوں سمجھ لیجئے کہ یہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ کمائے' کمائے چاہے کسی طرح بھی یعنی ملازم ہو جائے' تاجر بن جائے' خود اپنے ہاتھ سے کام کرے' یا دوسروں کے کئے ہوئے کام میں اپنا حصہ ڈال لے لیکن اسے بہرحال کمانا ہے۔ اپنے لئے بھی اور اپنے نئے گھر کے لئے بھی۔ اور اگر ممکن ہو تو اسکی کمائی میں ایک حصہ اس کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کے لئے بھی ہونا چاہئے۔

جو شخص ایسا نہیں کر سکتا اسے مشکلات پیش آتی ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے سب سے پہلی مشکل تو یہی پیش آتی ہے کہ اس کی شادی آسانی سے نہیں ہو سکتی۔ کمانے سے انسان کو وقار ملتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ کمانے کی کوئی حد مقرر نہیں۔ جس طرح ہر دو افراد کی استعداد اور استطاعت مختلف ہے اسی طرح کمانے کا معیار بھی مختلف ہے۔ کچھ لوگ بہت کم کماتے ہیں کچھ لوگ بہت زیادہ کماتے ہیں۔ جو کم کماتے ہیں یا تو انہیں مواقع نہیں ملتے یا جو کچھ انہیں ملتا ہے وہ اسی کو کافی سمجھتے ہیں۔ ان میں آگے بڑھنے کا جذبہ ہی نہیں ہے۔ وہ یہ چاہتے ہی نہیں کہ اس سے زیادہ کمائیں اور جن کے پاس زیادہ مال و دولت ہوتی ہے انہوں نے یا تو خود کمائی ہوتی ہے' محنت کرتے ہیں' آگے بڑھنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ کہیں پر ٹھہر نہیں جاتے یا پھر انہیں ورثے کے طور پر بہت کچھ مل جاتا ہے۔

لیکن کمانا ہی کافی نہیں ہے۔ کمایا اس لئے جاتا ہے کہ خرچ کیا جائے اور جس طرح کمانے کے معیار مختلف ہیں اور کچھ لوگ کم کماتے ہیں اور کچھ زیادہ' اسی طرح خرچ کرنے کے معیار بھی مختلف ہیں۔ کچھ لوگ تھوڑا خرچ کرتے ہیں اور کچھ زیادہ۔ کچھ لوگ سوچ سمجھ کر خرچ کرتے ہیں اور کچھ لوگ بے سوچے سمجھے اپنی دولت لٹاتے رہتے ہیں۔ جو کم کماتا ہے اور سوچ سمجھ کر خرچ کرتا ہے اسے تو کوئی خطرہ نہیں لیکن جو کماتا زیادہ ہے اور اپنی کمائی کو بغیر سوچے سمجھے لٹاتا ہے اس کے لئے ہمیشہ یہ خطرہ درپیش ہے کہ وہ کنگال ہو جائے گا۔ اور ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ ایک شخص بہت امیر تھا اسے دولت ورثے میں ملی تھی یا اس نے خود کمائی تھی لیکن بغیر سوچے سمجھے خرچ کرتے چلے جانے سے اس کی آمد اخراجات کی نسبت بہت کم رہی اور اس پر ایسے اوقات آئے کہ وہ کنگال ہو گیا' اسے دوسروں سے کچھ رقم مانگنی پڑی۔

مانگتا تو غریب آدمی بھی ہے لیکن وہ محض اپنی جائز ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مانگتا ہے۔ جب امیر آدمی مانگتا ہے تو وہ اپنے اللّے تللّے کے لئے رقم حاصل کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے اور یہ بات کسی طرح بھی معاشرے میں پسند نہیں کی جاسکتی۔ کمایا بھی اور پھر بھی کنگال ہو گئے۔ اسی لئے لوگ کہتے ہیں اور یہ کتنی سچی بات ہے کہ کمانا تو آسان ہے خرچ کرنا مشکل ہے۔ دو آدمیوں کو ایک ہی جتنی رقم دے دیجئے اور دیکھئے کیا بنتا ہے۔ ایک آدمی کو جتنی رقم دی گئی ہے وہ یا تو اتنی ہی اپنے پاس رکھے گا یا اس کو بڑھانے کی کوشش کرے گا۔ اور دوسرے آدمی کو جسے اتنی ہی رقم دی گئی ہے وہ اسے اس طرح خرچ کرے گا کہ اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں بچے گا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ دولت کو یکساں طور پر سب میں تقسیم کرنا ناممکن بھی ہے اور عقل مندی کی بات بھی نہیں۔ کیونکہ کمانے کی استطاعت اور خرچ کرنے کا طریق' دونوں باتیں اہم ہیں اور یہی وہ دو باتیں ہیں جن میں لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایک شخص کماتا کم ہے لیکن خرچ اچھی طرح کرتا ہے وہ بہتر نظر آتا ہے۔ ایک شخص کماتا بھی زیادہ ہے اور بے سوچے سمجھے کمائی ہوئی رقم کو لٹاتا بھی ہے تو اس کی حالت پہلے شخص سے کمزور اور کمتر ہوگی۔ جن لوگوں میں یہ مرض ہوتا ہے کہ وہ کمائیں بھی اور لٹائیں بھی وہ کبھی خوشحال نہیں ہوتے۔ ان کی زندگی میں ہمیشہ تنگ دستی پیش آتی ہے اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ذہنی طور پر وہ اپنے آپ کو کنگال سمجھتے ہیں۔

پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ جس طرح کمانا آسان ہے اور ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ کمائے۔ اسی طرح خرچ بھی بے سوچے سمجھے نہ کیا جائے۔ اپنی ضرورتیں تو ضرور پوری کی جائیں لیکن اپنی ضرورتوں سے بڑھ کر اپنی کمائی ہوئی رقم کو اپنے اوپر خرچ کر دینا کوئی دانش مندی کی بات نہیں ہے۔ خرچ کریں تو اس طرح کہ آپ کو تنگ دستی محسوس نہ ہو۔ اگر مناسب اور متوازن طریق پر خرچ کیا جائے۔ اصراف نہ کیا جائے۔ ضرورت سے زیادہ نہ خرچا جائے۔ تو انسان کو کبھی کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ وہ چاہے تھوڑا کمائے چاہے زیادہ کمائے خوشحال رہتا ہے۔ گویا کہ خوشحال رہنے کا گُر یہ ہے کہ آپ اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلائیں۔ جتنا کماتے ہیں اس کے اندر اندر خرچ کریں۔ اگر آپ نے اس سے زیادہ خرچ کیا تو قرض بھی لینا پڑے گا اور تنگ دستی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کمانے کی بھی توفیق دے اور کمائی ہوئی رقم کو اپنی رضا اور منشاء کے مطابق احسن طریق پر خرچ کرنے کی بھی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے کہ خرچ کرنے کے سلسلہ میں سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم جماعتی ضرورتوں کو پیش نظر رکھیں اور جونہی کوئی تحریک ہمارے سامنے آئے ہم اس تحریک کو اپنی ضروریات سے زیادہ اہمیت دیتے ہوئے پہلے اس میں حصہ لیں اور اس طرح ہر تحریک کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ ہم اپنے اخراجات کو اس طرح پھیلا لیں کہ جماعتی تحریک کے لئے ادائیگی کرتے ہوئے دقت محسوس کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کے لئے خرچ کرنے کے انداز بھی سکھائے اور ایسا کرتے ہوئے ہمارے دل میں بشاشت بھی پیدا ہو۔ آمین۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاص و فدائیت

رسول کریم ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام کو جو عشق اور تعلق فدائیت تھا۔ اس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے صرف چند ایک واقعات درج کر کے بتایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ آپؐ پر فدا ہونے کے لئے ہر وقت اسی طرح تیار رہتے تھے۔ جس طرح پروانہ شمع پر۔

مردوں کی فدائیت تو کجا۔ مسلم خواتین کو بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ایسا بے نظیر اخلاص تھا۔ کہ وہ حضور ﷺ کے وجود کو اپنے تمام اقرباء سے زیادہ قیمتی تصور کرتی تھیں۔ جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ معہ صحابہ کرام کے شام کے قریب مدینہ کو واپس ہوئے۔ چونکہ اس جنگ میں یہ افواہ پھیل چکی تھی۔ کہ آنحضرت ﷺ نے شہادت پائی ہے۔ اس لئے مدینہ کی عورتیں عالم گھبراہٹ میں گھروں سے نکل کر راستہ پر کھڑی تھیں۔ اور عالم بے تابی میں مونہہ اٹھا اٹھا کر دیکھ رہی تھیں۔ کہ اس طرف سے کوئی آتا ہوا دکھائی دے۔ اور وہ آنحضرت ﷺ کے متعلق دریافت کریں۔ ایک انصاری عورت نے ایک شخص سے جو اسے احد سے واپس آتا ہوا دکھائی دیا۔ آنحضرت ﷺ کے متعلق دریافت کیا۔ اس کا دل چونکہ مطمئن تھا۔ اور جانتا تھا کہ حضور ﷺ صحیح وسالم ہیں۔ اس نے اس عورت کے سوال کا تو کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن یہ کہا۔ کہ تمہارا باپ شہید ہو گیا ہے۔ لیکن جس طرح اس مردنے آنحضرت ﷺ کے متعلق کوئی تشویش نہ ہونے کی وجہ سے اس عورت کے سوال کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اسی طرح اس عورت نے اپنی بے تابی کے باعث اس خبر کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے پھر حضور ﷺ کے متعلق پوچھا۔ اس نے پھر اپنے اطمینان قلب کے باعث اس کی تشویش کا اندازہ نہ کرتے ہوئے اسے اس کے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ بلکہ کہا کہ تمہارا بھائی شہید ہو چکا ہے۔ مگر اس کے نزدیک یہ خبر بھی چنداں اہمیت نہ رکھتی تھی۔ اس کی نظر میں باپ اور بھائی بہن سب اس وقت ہیچ نظر آ رہے تھے۔ اور ایک ہی خیال تھا۔ کہ اس محبوب حقیقی کی حالت سے آگاہ ہو۔ اس لئے اس نے اس خبر کو بھی نہایت بے التفاتی سے سنا۔ اور نہایت بے تابی کے ساتھ پھر وہی سوال دوہرایا۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے متعلق دریافت کیا۔ کہ آپؐ کیسے ہیں۔ لیکن اب بھی اس کو اس بے چاری کے جذبات کا احساس نہ ہو سکا۔ اور بجائے اس کے کہ اسے آنحضرت ﷺ کی خیریت کی خبر سنا کر اس کے دل کو راحت پہنچاتا۔ اسے اس کے خاوند کی شہادت کی اندوہناک خبر سنائی۔ مگر اس خبر نے بھی جو اس کے خرمن امن کو جلا کر خاکستر کر دینے کے لئے کافی تھی۔ اس شمع نبوت کے پروانہ پر کوئی اثر نہ کیا۔ اور اس کی توجہ کو نہ ہٹایا۔ اس نے پھر نہایت بے تابی کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی خیریت دریافت کی۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ کون مرا۔ اور کون جیتا ہے۔ مجھے تو صرف یہ بتاؤ کہ رسول خدا ﷺ کا کیا حال ہے۔ آخر جب اس کے پاس اس کے متعلقین کے متعلق کوئی اور خبر نہ رہی۔ تو اس نے اسے بتایا کہ آنحضرت ﷺ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اور صحیح وسالم تشریف لا رہے ہیں یہ جواب سن کر اس کی جان میں جان آئی اور باوجودیکہ ایک لحہ پہلے وہ اپنے تمام خاندان کی تباہی کی خبر سن چکی تھی۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی سلامتی کی خبر نے تمام صدمات کو اس کے دل سے محو کر دیا۔ اور ایک ایسی راحت اور تسکین کی لہر اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گئی کہ بے ساختہ اس کے مونہہ سے نکلا۔ کل مصیبۃ بعدک جلل یعنی اگر آپ زندہ ہیں تو پھر سب مصائب ہیچ ہیں۔

(2) صحابہ کرام کے آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشق کا اندازہ ایک اور واقعہ سے کریں۔ غزوہ احد میں آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ تو حضرت مالکؓ بن سنان نے بڑھ کر خون کو چوسا۔ اور ادب کے خیال سے چوسے ہوئے خون کو زمین پر پھینکنا گوارا نہ کیا۔ بلکہ اسے پی گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے۔ جس کا خون میرے خون سے آمیز ہو تو وہ مالکؓ بن سنان کو دیکھے۔ اس کے بعد حضرت مالکؓ نے نہایت بہادری کے ساتھ لڑ کر شہادت حاصل کی۔

(3) جنگ بدر کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ ایک تیر کے ساتھ اسلامی لشکر کی صفیں درست کر رہے تھے۔ ایک صحابیؓ سوادنامی صف سے کچھ آگے بڑھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے تیر کے ارشارہ سے انہیں پیچھے ہٹنے کی کہا۔ تو اتفاق سے تیر کی لکڑی آہستہ سے ان کے سینہ میں لگی۔ انہوں نے جرات کر کے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ کو خدا نے حق و انصاف کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ مگر آپ نے مجھے ناحق تیر مارا۔ میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ صحابہ کرام ان کی اس بات پر دل میں بہت پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ ایسے گستاخانہ کلمات کو ادا کرنے والی زبان کاٹ لیں گو ادب کی وجہ سے بولتے نہ تھے ان کے یہ جذبات بھی اس عشق کا نتیجہ تھے۔ جو ان کو اپنے ہادی ﷺ کے ساتھ تھا۔ لیکن اپنی محبت کے باعث وہ اس محبت کا اندازہ نہ کر سکتے تھے۔ جس کا چشمہ حضرت سوادؓ کے دل میں ابل رہا تھا۔ اور جس سے مجبور ہو کر ان کے مونہہ سے یہ گستاخانہ الفاظ نکلے تھے۔ آنحضرت ﷺ جو سراپا انصاف اور مساوات تھے۔ کب اس بات کو گوارا کر سکتے تھے کہ کسی شخص کے دل میں یہ خیال رہے۔ کہ آپؐ نے اس سے زیادتی کی ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فوراً فرمایا کہ بہت اچھا۔ تم مجھ سے بدلہ لے لو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا سینہ ننگا تھا۔ جس وقت آپؐ کا تیر مجھے لگا۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے بھی اپنے سینہ مبارک سے کپڑا اٹھا دیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ وہ دنیا سے عشق و محبت میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ حضرت سوادؓ آگے بڑھے۔ اور نہایت ادب کے ساتھ اپنے پیارے محبوب کے سینہ مبارک کو چوم لیا۔ اور اس طرح اپنی بے قرار روح کے لئے تسکین حاصل کی۔ یہ دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے مسکراتے ہوئے فرمایا سوادیہ تمہیں کیا سوجھی۔ حضرت سوادؓ نے رقت بھری آواز میں عرض کیا یا رسول اللہ زبردست دشمن کے ساتھ مقابلہ ہے جنگ کا میدان ہے۔ اور کوئی دم میں معرکہ کار زار گرم ہونے والا ہے۔ خدا جانے کون زندہ رہتا۔ اور کسے شہادت کا درجہ نصیب ہوتا ہے۔ معلوم نہیں۔ پھر اس مقدس وجود کو دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے یا نہیں۔ میرے دل میں یہ خیالات موجزن تھے۔ کہ معلوم نہیں پھر اس مقدس و اطہر جسم کو چھونے کی سعادت کبھی حاصل ہو سکے گی یا نہیں اس لئے میں نے چاہا۔ کہ مرنے سے قبل ایک مرتبہ آپؐ کے جسم مبارک کو تو چھو لوں۔ اور اس کے لئے میرے دل نے یہی صورت تجویز کی۔

(مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے)

ایک اچھی بات

صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو جو مصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا ہمارا کوئی وجود ہی نہ تھا خدا تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا ہے اور اس کی ہم امانت ہیں اور اس کے پاس جانا ہے ایسے لوگوں کے واسطے بشارت ہے

ماہنامہ خالد - حضرت ناصر نمبر

قُرب کی باتیں

نسیم سیفی

حضرت امام جماعت الثالث کو خاکسار نے حضرت صاحب کی امامت سے پہلے بھی دیکھا اور امامت کے دوران بھی اور اگرچہ بہت سے احباب نے حضرت صاحب کو بہت قریب سے دیکھا ہو گا۔ لیکن خاکسار کو بھی اس بات کا شدت سے احساس ہے اور یہ بات دل میں عقیدت اور محبت کے جذبات کو بڑھاتی ہے کہ خاکسار نے بھی حضرت صاحب کو نہایت قریب سے دیکھا۔ بات لمبی ہے اور دامن قرطاس کوتاہ۔ میں صرف چند باتیں اور وہ بھی نہایت اختصار سے پیش کر کے اپنے آپ کو ان خوش نصیب دوستوں میں شامل کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے خالد کے لئے حضرت صاحب سے متعلق کچھ نہ کچھ لکھا ہے پہلی جھلک حضرت صاحب کے چہرہ انور کی اس وقت دیکھی جب حضرت صاحب حضرت بیگم صاحبہ کا رخصتانہ لے کر قادیان پہنچے۔ میں بھی ریلوے اسٹیشن پر حضرت صاحب کی جھلک دیکھنے لئے پہنچا ہوا تھا۔

حضرت صاحب نے سیاہ چشمہ لگایا ہوا تھا اور دوست باتیں یہ کر رہے تھے کہ چونکہ حضرت صاحب کی طبیعت شرمیلی ہے اس لئے سیاہ چشمہ لگایا ہوا ہے وہ نظارہ ہمیشہ نظروں کے سامنے رہا اور حضرت صاحب کی حیادار طبیعت نے دل پر ایک گہرا اثر چھوڑا۔ اس کے بعد خاکسار دہلی میں حکومت ہند کے دفاتر میں ملازم تھا۔ خدام الاحمدیہ کی بہت گہما گہمی رہتی تھی۔ حضرت صاحب دہلی تشریف لائے ملاقاتیں ہوتی رہیں لیکن ان ملاقاتوں میں سے ایک موقع دل پر خاص طور پر نقش چھوڑ گیا اور وہ تھی حضرت صاحب کی واپسی کی شام۔ جب دہلی کے خدام اور دیگر احباب حضرت صاحب کو ریلوے سٹیشن پر الوداع کہنے گئے تو وہاں کی ایک بات ذہن پر نقش ہو گئی۔ اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت صاحب گاڑی کے ڈبے کے پائیدان پر پاؤں رکھ کر کھڑے تھے اور گفتگو کلام الٰہی کے معانی و مطالب کے متعلق ہو رہی تھی۔ خود کلام الٰہی کی تشریح کے نکات بیان فرما رہے تھے۔ الوداع کے وقت باتیں تو اور قسم کی کی جاتی ہیں لیکن حضرت صاحب نے اس وقت بھی کلام الٰہی کے مطالب و معانی کی بات کی اور وہ بھی جماعت کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

وقت گزرتا گیا میں دہلی سے ملازمت ترک کر کے واقف زندگی ہو گیا اور نائیجیریا بھجوا دیا گیا۔

1945ء کے ابتدائی ایام میں گیا تھا اور 1964ء کے نصف میں واپس آیا۔ مرکز سے ایک لمبا عرصہ دوری کے باعث مرکز کے دوستوں سے ایک حجاب سا تھا ویسے بھی میں نے کبھی خود آگے بڑھ کر یہ کہنا مناسب نہیں سمجھا کہ "جی مجھے نسیم سیفی کہتے ہیں" ہے تو یہ کمزوری لیکن بہرحال ہے اور مجھے اس کا اعتراف بھی ہے۔

محترم قاضی نذیر احمد صاحب لائل پوری کے ساتھ ایک دورے پر ڈوالمیال گیا ہوا تھا وہاں کی جماعت نے جلسہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جلسہ ہو رہا تھا کہ پتہ چلا کہ حضرت صاحب (حضرت مرزا ناصر احمد صاحب) اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب تشریف لائے ہیں۔ جلسہ بیت الذکر میں ہو رہا تھا محترم قاضی صاحب نے کرسی صدارت حضرت صدر صاحب کے لئے خالی کر دی۔ حضرت صاحب وہاں تشریف فرما ہو گئے۔ خاکسار احباب کے ساتھ کچھ فاصلے پر بیٹھا تھا۔ حضرت صدر صاحب نے مولانا ابوالعطاء صاحب سے آہستگی سے پوچھا کہ وہ کون ہے (غالباً یہی پوچھا ہو گا) حضرت مولوی صاحب نے کچھ کہا اور میں نے یہ حیران کن منظر دیکھا کہ حضرت صدر صاحب اپنی کرسی چھوڑ کر میرے پاس آ گئے مجھے گلے سے لگا لیا اور فرمانے لگے آپ ملے ہی نہیں۔ شرمندگی بھی ہوئی اور دل میں مسرت کی ایک لہر بھی دوڑ گئی اس کے بعد حضرت صدر صاحب کے ساتھ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ بشریٰ حمید- گوجرانوالہ شہر

محترم عبدالوحید خان صاحب

موت نے چھینا ہے ہم سے جسم خاکی بالیقین
چھین لے وہ ہم سے تیری یاد یہ ممکن نہیں

آج میں جس ہستی کا ذکر کر رہی ہوں وہ بہت ہی پیاری ہستی ہے جس کا خیال آتے ہی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب اُمڈ آتا ہے اور دل سے اس کے لئے بے شمار دعائیں نکلتی ہیں۔ کاش میری زبان ان خیالات کا اظہار کرنے پر قادر ہوتی جو میرے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ دنیا اسی طرح چل رہی ہے جیسے ان کی زندگی میں تھی۔ مگر میں ان ہاتھوں کے لمس سے محروم ہوں جو موت کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس آواز کے سننے کے لئے بے چین ہوں جو اب خاموش ہو چکی ہے۔ ان کی یادوں کے زخم یوں لگتا ہے کبھی بھی مندمل نہیں ہوں گے۔ وہ نہایت پیارا وجود میرے بھیا کا تھا۔ آپ زندگی وقف تھے عبدالوحید خان۔ آپ 17- اپریل 1966ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے گوجرانوالہ سے میٹرک کیا پھر جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے لیا۔ یوں سات سال ہم سے دور رہ کر شاہد کی ڈگری لی اور اپنی والدہ کی سب سے بڑی خواہش کو پورا کیا۔ اور سب سے پہلے بطور مربی آپ کی تقرری ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک گاؤں میں ہوئی۔ ایک سال وہاں رہے۔ پھر کچھ عرصہ ربوہ دفتر میں کام کیا۔ پھر گجرات کے ایک گاؤں شیخ پور میں سلسلہ کا کام سرانجام دیتے رہے۔ اس دوران 15- نومبر 1991ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ شادی کے تمام کام خود کئے۔ ہر ایک کا خیال رکھا۔ شادی کے بعد مربی ہاؤس کی چاردیواری چھوٹی تھی اس کو اونچا کرنے کے لئے مستری کو بلوایا تو مزدور کی جگہ خود کام کیا۔ اگر کسی نے کہا کہ مزدور بلوا لیا ہوتا تو اس کو کہا جب یہ کام میں خود کر سکتا ہوں تو مزدور کی کیا ضرورت ہے۔ بہت محنتی تھے بچوں سے تو بے حد آپ کو پیار تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچے جو ٹھیک طرح سے بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ صبح ہوتے ہی مربی ہاؤس کے گیٹ پر آکر اپنی توتلی زبان میں مبی صاحب مبی صاحب کی آوازیں لگاتے آپ انہیں اندر لے آتے۔ ہر وقت اپنے پاس غبارے رکھتے بچوں کو دیتے اور پیار ہی پیار میں انہیں دینی معلومات فراہم کرتے۔ یہ مارچ 1992ء کا دن تھا جب گھر آئے تو ہم لوگ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ کا رنگ بے حد پیلا تھا ہنس کر کہنے لگے آپ لوگ کیوں پریشان ہوئے ہیں مجھے شیخ پور میں بھی سبھی یہ کہتے ہیں مگر میں تو کچھ بھی محسوس نہیں کر رہا۔ نہ تو کوئی تکلیف ہے اور نہ کمزوری ہے اور خدا کے فضل سے روزے بھی متواتر رکھ رہا ہوں اب رمضان کے بعد چیک اپ کرواؤں گا۔ مگر والدہ صاحبہ نے زبردستی اسی دن ڈاکٹر کے پاس بھیجا بلڈ چیک کروایا۔ جب بلڈ کی رپورٹ لے کر آئے تو بجائے پریشان ہونے کے مسکرا کر کہنے لگے فکر کی کوئی بات نہیں۔ آج کے دور میں ویسے بھی خون سفید ہو رہا ہے لہٰذا ڈاکٹر نے مجھے بھی یہی کہا ہے کہ آپ کے خون میں ریڈ سیل ختم ہو رہے ہیں اور وائٹ سیل کی مقدار زیادہ ہے۔ اس دوران اپنی ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ پندرہ دن بعد دوبارہ چیک کروایا تو پتہ چلا کہ ریڈ سیل مزید کم ہو گئے ہیں۔ مگر آپ کے چہرے پر کوئی بھی پریشانی نہ تھی۔ پھر ربوہ علاج کے لئے چلے گئے وہاں سے لاہور گئے۔ وہاں Bone Marrow چیک کروائی۔ جس دن لاہور جانا تھا۔ ہمیں اطلاع دی کہ میں جارہا ہوں آپ فکر نہ کریں۔ خدا کے حضور بہت دعائیں کیں۔ اے خدا تیرے دین کا مجاہد ہے تو رحم کردے۔ جب رپورٹ ملی تو ہمیں ڈاکٹرز نے یہی بتایا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ بس شروع میں ہفتہ پندرہ دن بعد ایک خون کی بوتل لگتی۔ مگر پھر تو روز ہی بلڈ لگنے لگا۔ جب تک اپنے پاؤں پر چلتے تھے۔ ہسپتال میں مریضوں کے پاس جاتے ان کی عیادت کرتے۔ ان کی ضرورت کا خیال رکھتے۔ ہر ایک کے ساتھ عمدہ اخلاق کے ساتھ پیش آتے۔ ہمیں پریشان دیکھتے تو کہتے میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔ بس ذرا کمزوری ہے۔ اللہ اپنا فضل کرے گا۔ آخری دو ماہ میں بیماری زیادہ بڑھ گئی۔ اتنے کمزور ہو گئے کہ ایک ایک ہڈی نظر آتی ہر وقت بخار ہوتا۔ دانوں سے خون آتا۔ منہ میں چھالے بن گئے کچھ کھانا پینا مشکل تھا۔ اس کے باوجود ہر وقت مسکراتے۔ ہمیں خوش رکھنے کی کوشش کرتے بالکل بھی مایوس نہ تھے۔ باقاعدہ عبادت کرتے اور فجر سے پہلے کی عبادت بھی ادا فرماتے۔ خود شدید بیمار تھے مگر اپنی فکر نہ تھی دوسروں کا خیال رکھتے کہ ان کی وجہ سے پریشان نہ ہوں جتنا عرصہ ربوہ ایڈمٹ رہے۔ والدہ صاحبہ اور بھابھی آپ کے پاس تھیں۔ ہر وقت یہی کہتے امی اپنی بہو کا خیال رکھیں وہ پریشان رہتی ہے آپ خود بھی خوش رہا کریں۔ میری فکر نہ کریں۔ خدا پر اتنا توکل تھا کہ ہر وقت زبان پر یہی فقرہ رہتا خدا فضل کرے گا اگر اللہ نے چاہا تو میں بہت جلد ٹھیک ہو جاؤں گا۔

آپ بچپن ہی سے بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے محنتی' خوش مزاج' اور خوش اخلاق' ہر ایک کا احساس کرنے والے نیک طبع اور زندہ دل تھے۔ اپنے دل میں ہزاروں تکلیفیں اور دکھ لئے ہوئے بھی ہر وقت مسکراتے' انتہائی سادہ مزاج' مہمان نواز تھے۔ اپنی بیوی کے بے حد خیر خواہ تھے' بہن بھائیوں میں سب سے بڑے ہونے کی وجہ سے اکثر ہمیں تلقین کرتے رہتے۔ حضرت صاحب کو ہر ماہ دعا کے لئے لکھا کرو۔ فجر سے پہلے کی عبادت پڑھا کرو کیونکہ یہ عبادت تو انسان کو مقام محمود تک پہنچا دیتی ہے۔ قدم قدم پر اصلاح کرتے۔ بے حد پیارے انداز میں نصیحت کرتے' بہت خوش لباس تھے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوشاں رہتے۔ اتنی چھوٹی سی عمر میں اپنے حلقہ احباب میں اپنے عمدہ اخلاق کی وجہ سے بہت مقبول تھے ایک دفعہ جو آپ سے ملتا دوبارہ ضرور ملنے کی خواہش کرتا۔ جئے تو اس شان سے کہ بڑوں کے لئے ستون بنے رہے اور چھوٹوں کے لئے سائبان' ان کا وجود شجر سایہ دار کی طرح تھا جس کی چھاؤں میں ٹھنڈک بھی تھی اور گرمی بھی خلوص اور محبت کی گرمی۔ زندہ تھے تو اپنے جیسے ہی لگتے تھے اب نہیں تو لگتا ہے ان جیسا کوئی بھی نہیں بے حد نرم دل' جہاں گئے اس مختصر وقت میں لازوال یادیں چھوڑ گئے۔ ایک ہوا کے جھونکے کی مانند آئے اور ایک انمٹ کسک دے گئے۔

دعاؤں اور صدقات کی طرف بے حد توجہ دیتے تھے۔ جب تک ہوش تھا ہر روز صدقہ کرتے۔ مجھے آج بھی یاد ہے 4- دسمبر کی وہ صبح جب میں آپ سے ملنے گئی آپ کا جسم سوکھ کر کانٹا بن گیا تھا۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر میں بہت خوف زدہ ہوئی۔ میرے آنسو نکل پڑے۔ آپ نے مجھے اپنے پاس بلایا بہت پیار کیا۔ پھر یہ کہتے ہوئے خود بھی رو پڑے۔ بس کمزوری ہے اللہ اپنا فضل کرے گا۔ اگلے دن میں نے دیکھا کہ فجر سے پہلے کی عبادت پڑھ رہے تھے۔ آپ کے رونے کی ہلکی ہلکی آواز آرہی تھی اور آپ کہہ رہے تھے۔

"اے خدا میں تیرا عاجز اور مسکین بندہ ہوں تو مجھ پر اپنا رحم کردے مجھے توفیق دے میں تیرے دین کی خدمت کرسکوں۔"

بیماری کے آخری ایام میں ایک رات کہا کہ میری امی کو بلا دیں۔ والدہ صاحبہ گھر تھیں جب آپ کے پاس گئیں تو انہیں گلے لگا کر کہنے لگے امی جان کیا آپ میرے لئے دعا کرتی ہیں؟ اس پر والدہ صاحبہ نے کہا میں کیا چیز ہوں آپ کے لئے تو امام وقت بھی دعا کرتے ہیں۔ پھر کہنے لگے آپ گھر جائیں نا۔ گھر میں چھوٹے بہن بھائیوں کا پتہ کر کے آئیں۔ اس دوران قادیان جلسہ سالانہ پر جانے کا وقت آگیا۔ والد صاحب اور آپ کا بھی ویزا لگ گیا۔ والد صاحب سے کہتے میری صحت ٹھیک نہیں۔ میں نہیں جا سکتا مگر آپ ضرور جائیں۔ میں اگر اللہ نے چاہا تو اگلے سال جاؤں گا آپ جا کر مقامات دیکھیں اور میرے لئے بھی دعا کریں۔ وفات سے ایک رات قبل کا واقعہ ہے آپ کے پاس اس رات بھائی تھا۔ اتنے کمزور تھے کہ خود سے پہلو بھی نہیں بدل سکتے تھے مگر اس رات پوری قوت سے اٹھ کر بھاگنا چاہا۔ منہ میں چھالے پڑ جانے کی وجہ سے بول بھی نہیں سکتے تھے مگر اس رات جلدی میں اٹھے اور صاف آواز میں کہا میں جارہا ہوں میرا بلڈ اتار دیں مجھے چھوڑ دیں۔ مجھے باہر جانے دیں اللہ نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ وحید تم بالکل ٹھیک ہو گئے ہو باہر برآمدے میں حضرت صاحب کھڑے ہیں۔ مجھے لینے آئے ہیں۔ مجھے جانے دیں۔ یہ آخری الفاظ تھے جو میرے بھائی جان کی زبان سے نکلے۔ انہیں بڑی مشکل سے بستر پر لٹایا اور پوچھا آپ ہوش میں تو ہیں تو سر ہلا کر اشارہ کیا۔ ہاں میں ہوش میں ہوں۔ اس بات کے بعد نہ کچھ کہا نہ آنکھ کھول کر دیکھا۔ اگلی صبح آکسیجن لگا دی

باقی صفحہ 6 پر

محترم آفتاب احمد خان صاحب کی رحلت

اک روح تھی کہ مہر و مروّت کے نام سے
عنوان لکھ رہی تھی محبت کے باب کے

اک شخص تھا حضورِ امامت میں روز و شب
دن رات لُوٹتا تھا مزے جو ثواب کے

وقت آگیا تو کوئی جواب و سوال کیا
سب رہ گئے سلیقے سوال و جواب کے

جلوے سمیٹ کر نگہِ انتخاب کے
"اِک دھوپ تھی کہ ساتھ گئی آفتاب کے"

آسودگی بہشت کی ہووے ترے نصیب
اب جاؤ جا کے سوؤ کنارے چناب کے

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شوگر ملیں

آفتاب احمد-ایم ایس سی

قومی ترقی اور خوشحالی میں کردار

تعارف وطن عزیز کی تعمیر و ترقی میں شوگر ملیں نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ بلوچستان کے علاوہ تینوں صوبوں کے مختلف اضلاع میں قائم ان شوگر ملوں سے نہ صرف لاکھوں افراد کا روزگار وابستہ ہے بلکہ اس کے ساتھ زرعی شعبہ میں ٹیکنالوجی کے فروغ اور کسانوں کی خوشحالی میں ان ملوں کا کردار ہمیشہ سے قابل ستائش رہا ہے قیام پاکستان کے وقت مغربی پاکستان میں شکر کے صرف دو اور مشرقی پاکستان میں پانچ کارخانے قائم تھے۔ آج پچاس سال بعد وطن عزیز کے طول و عرض میں ستر کے قریب شکر کے کارخانے کام کر رہے ہیں جبکہ تین کارخانے اپنی تکمیل کے مراحل میں ہیں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی چند بڑی فونڈریز جیسے ہیوی مکینیکل کمپلیکس ٹیکسلا۔ اتفاق فونڈریز لاہور اور کراچی شپ یارڈ اینڈ انجنیئرنگ ورکس کراچی میں شکر کے کارخانوں سے متعلقہ تمام مشینری اندرون ملک تیار کر کے ہمسایہ ممالک مثلاً بنگلہ دیش' ایران ازبکستان اور قازقستان وغیرہ کو برآمد کر کے قیمتی زرمبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔

شوگر ملوں سے متعلق کچھ اعداد و شمار پاکستان کی کم و بیش تمام شوگر ملوں میں اکتوبر سے اپریل تک کے مہینوں میں "کماد" یا "نیشکر" سے چینی حاصل کی جاتی ہے۔ تاہم صوبہ سرحد کی کچھ ملوں میں جولائی اگست کے مہینوں میں چقندر سے بھی چینی تیار کی جاتی ہے۔ پاکستان کے طول و عرض میں قائم ستر کارخانے تقریباً تین ملین ٹن چینی سالانہ تیار کرتے ہیں جبکہ ملک کی تیرہ کروڑ آبادی کے لئے چینی کی سالانہ کھپت 2.6 ملین ٹن کے قریب ہے۔ اس طرح پاکستان میں ہر شخص سالانہ 20 کلوگرام چینی استعمال کرتا ہے۔ ملکی ضروریات سے فاضل چینی مناسب منصوبہ بندی اور ترجیحات طے کرنے کے بعد بیرون ممالک برآمد کر کے 160 یو ایس ملین ڈالر کے برابر قیمتی زرمبادلہ کمایا جا سکتا ہے۔ پاکستان کی فونڈریز میں تیار کردہ مشینری کی برآمد سے کمایا جانے والا زرمبادلہ اس کے علاوہ ہے۔

شوگر ملیں روزگار فراہم کرنے کا موثر ذریعہ پاکستان سوسائٹی آف شوگر ملز ٹیکنالوجسٹس کے ایک نیوز لیٹر شائع شدہ جون 1996ء کے مطابق شوگر ملوں میں کام کرنے والے کارکنان کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے جبکہ شوگر ملوں سے وابستہ زمینداروں کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہے۔ اس طرح کم و بیش ایک کروڑ افراد بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر شوگر ملوں سے بسلسلہ روزگار منسلک ہیں۔

شوگر ملوں سے حاصل شدہ ٹیکس ریونیو شوگر ملوں سے ایک خطیر رقم ایکسائز ڈیوٹی کی صورت میں اکٹھی کر کے قومی خزانے میں جمع کروائی جاتی ہے۔ بی ایس ایس ٹی کی رپورٹ مطبوعہ جون 1996ء کے مطابق صرف ایکسائز ڈیوٹی کی صورت میں جمع ہونے والی رقم چھ سو ملین روپے سالانہ بنتی ہے۔ جو قومی بجٹ کے کل محصولات کا 15.5 فیصد (سی ای ڈی) کے برابر ہے۔ افسران کارکنان و زمینداران سے بطور انکم ٹیکس وصول ہونے والی رقم اس کے علاوہ ہے۔

شوگر ملوں کا قومی ترقی اور خوشحالی میں کردار کسی بھی ملک کی ترقی و خوشحالی میں صنعتوں کا قیام بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ تاہم شوگر ملوں کو دیگر تمام صنعتوں سے بوجوہ فوقیت حاصل ہے۔ کسی خاص جگہ یا علاقے میں شوگر مل لگنے سے اس جگہ کی ترقی و خوشحالی میں کئی گناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے زمیندار بھائی اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ کماد اس وقت سب سے زیادہ نفع بخش فصل ہے۔ اسی طرح شوگر مل کے قیام کے متعلقہ علاقے میں ذرائع مواصلات بہت بہتر ہو جاتے ہیں۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ ملز مالکان اور زمیندار حضرات گنے کی قیمت میں سے کچھ رقم باہم مل کر کین سیس فنڈ کے طور پر جمع کرتے ہیں اس رقم سے سڑکوں' پلیوں اور سولنگ وغیرہ کی تعمیر و مرمت کا کام لیا جاتا ہے تاکہ کھیتوں سے فیکٹریوں تک گنے سے لدے ٹرک اور ٹرالیاں کسی دقت کے بغیر سفر کر سکیں۔ واضح رہے کہ پاکستان میں شوگر ملیں کین سیس فنڈ میں آٹھ سو ملین روپے کے قریب رقم جمع کرتی ہیں۔ جو صرف دیہات میں رابطہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت میں صرف کی جاتی ہے۔

شوگر ملیں بجلی حاصل کرنے کا متبادل ذریعہ پوری دنیا میں توانائی کا بحران شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی تیل گیس کے مناسب ذخائر کی عدم دستیابی اور توانائی کے متبادل ذرائع کی تلاش میں مناسب پیش رفت نہ ہونے کے سبب تیسری دنیا کے ممالک میں یہ مسئلہ اور بھی گھمبیر ہو چکا ہے۔ شوگر ملوں میں تجرباتی طور پر ملز کی ضروریات سے علاوہ واپڈا کے لئے فاضل بجلی پیدا کرنے کے سلسلہ میں مناسب پیش رفت ہوئی ہے۔ سنٹرل پنجاب کی دو شوگر ملوں میں بگاس کو بطور ایندھن استعمال کر کے ہائی پریشر بوائیلرز اور ٹربائین لگا کر فالتو بجلی واپڈا کے گرڈ سٹیشن کو مہیا کی جا رہی ہے۔ پاکستان سوسائٹی آف شوگر ٹیکنالوجسٹس کی ایک رپورٹ کے مطابق شوگر ملوں سے 150 میگاواٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ تھرمل سسٹم پاور سٹیشن فیصل آباد کی پیداواری صلاحیت 200 میگاواٹ ہے۔

بائی پراڈکٹ انڈسٹری یوں تو شوگر ملوں میں بنیادی طور پر صرف چینی تیار کی جاتی ہے لیکن گزشتہ چند برسوں سے دنیا کے بیشتر ممالک میں شوگر ملوں کے بائی پراڈکٹس (By-Product) دیگر کئی صنعتوں کے لئے خام مال مہیا کرتے ہیں۔ شوگر ملوں کے بائی پراڈکٹس تین ہیں۔ 1۔ بگاس 2۔ مڈ (Mud) یا کیلشیم فاسفیٹ 3۔ مولاسز (Molasses)

بگاس جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں کہ بگاس یا گنے کے پھوک کو بوائیلرز میں بطور ایندھن جلایا جاتا ہے۔ گویا بگاس تیل یا گیس کے متبادل کے طور پر کام کر سکتی ہے۔ شوگر ملوں میں "کوجنریشن" کے پراسس سے واپڈا کے لئے بجلی حاصل کرنے کے علاوہ بگاس کے درج ذیل استعمالات ہیں۔

1۔ بگاس سے چپ بورڈ اور ہارڈ بورڈ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں پاکستان میں صرف تین فیصد رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔ ان سے حاصل ہونے والی لکڑی پاکستان میں تعمیراتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نہایت ناکافی ہے۔ چنانچہ بگاس سے بننے والے پارٹیکل بورڈ نے اس کمی کو کافی حد تک پورا کیا ہے۔

2۔ دنیا کے تقریباً بیس ممالک میں قائم کم و بیش ایک سو بیس کارخانے بگاس سے کاغذ تیار کرتے ہیں۔ ان ممالک میں انڈونیشیا' چائنا اور کیوبا سر فہرست ہیں۔ جن میں بہترین کوالٹی کا نیوز پیپر' رائیٹنگ پیپر' انڈسٹریل' پیپر اور ٹشو پیپر شامل ہے ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ ان ممالک سے کاغذ اور اس کی تیاری سے متعلقہ صنعتی مشینری بھی دیگر ممالک کو ایکسپورٹ کی جاتی ہے صرف انڈونیشیا بگاس سے کاغذ اور اس ے متعلقہ مشینری برآمد کر کے 6ء160 ملین یو ایس ڈالر سالانہ کا زرمبادلہ کماتا ہے۔

3۔ بگاس کا ایک اہم جزو پتھ (pith) ہے۔ بگاس میں سے پتھ علیحدہ کر لی جاتی ہے اور اس میں مولاسز یا گنے کا شیرہ شامل کر کے مویشیوں کے لئے خوراک تیار کی جاتی ہے۔ اس خوراک میں سبز چارے کی نسبت پروٹین لیول زیادہ ہوتا ہے۔ فیصل آباد کے زرعی تحقیقاتی ادارہ کے شعبہ کین ریسرچ انسٹیٹوٹ میں اس سلسلہ میں کافی کام ہو رہا ہے۔ تجرباتی طور پر جو مویشیوں اور دودھ دینے والے جانوروں کو یہ خوراک استعمال کرائی گئی ان کی دودھ دینے کی صلاحیت اور وزن دونوں میں اضافہ ہوا۔

مولاسز یا شیرہ (Molasses) شوگر ملوں میں بننے والا دوسرا اہم بائی پراڈکٹ مولاسز ہے۔ پاکستان میں سالانہ 2 ملین ٹن مولاسز بنتا ہے۔ جس میں سے اسی فیصد مولاسز ایکسپورٹ (برآمد) کر دیا جاتا ہے۔ پاکستان اس وقت دنیا میں مولاسز برآمد کرنے والے ممالک میں سر فہرست ہے۔ مولاسز کے استعمالات درج ذیل ہیں۔

1۔ مولاسز سے سپرٹ یا الکوحل تیار کی جاتی ہے۔ جو فارماسوٹیکل ۔ پینٹ انڈسٹری اور لیبارٹری وغیرہ کے لئے ایک بنیادی کیمیکل ہے۔ پاکستان میں بھی اکثر شوگر ملیں ملز ایریا میں ڈسٹلری پلانٹ لگا کر سپرٹ یا الکوحل تیار کرتی ہیں جو اندرون ملک مختلف لیبارٹریوں اور دیگر صنعتوں کو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام مہیا کی جاتی ہے۔

2۔ مولاسز سے پاور الکوحل تیار کی جاتی ہے۔ جو موٹر گاڑیوں میں پٹرول کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ پاور الکوحل تیار کرنے والے ممالک میں برازیل سر فہرست ہے چنانچہ بشمول پاکستان دنیا کے اکثر ممالک مولاسز کا ایک بڑا حصہ برازیل کو برآمد کرتے ہیں۔

3۔ مولاسز کا مویشیوں کی خوراک کے سلسلہ میں ایک استعمال آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔

4۔ مولاسز کی ڈسٹلیشن (Distillation) سے کم و بیش سو کیمیکلز تیار کئے جاتے ہیں جو گھریلو اور صنعتی پیمانے پر استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ ان کیمیکلز میں سرفہرست مونو سوڈیم گلیوٹامیٹ (monosodium glutamate) ہے۔ غیر مضر اثرات کا حامل یہ کیمیکل دراصل ایک نہایت مسحور کن خوشبو ہے۔ جو منتخب کھانے پینے کی اشیاء اور ڈبہ بند خوراک میں فلیور کے طور پر استعمال میں لائی جاتی ہے۔ صنعتی پیمانے پر تیار کئے جانے والے دیگر کیمیکلز میں سپرٹ الکوحل' ایتھر (Ether) ایسڈک ایسڈ (سرکہ) وغیرہ شامل ہیں۔

مڈ (Mud) یا کیلشیم فاسفیٹ شوگر ملوں میں گنے کے رس کو چونے سے صاف کیا جاتا ہے اس عمل سے مڈ صاف جوس سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ مڈ کیمیاوی اعتبار سے یہ مڈ دو طرح کی ہوتی ہے۔

1 کیلشیم کاربونیٹ 2۔ کیلشیم فاسفیٹ وہ ملیں جو صفائی کے عمل کے دوران فاسفورس ایسڈ بھی استعمال کرتی ہیں اور جو کہ بیشتر ملیں کرتی ہیں۔ ان میں سے نکلنے والی مڈ کیلشیم فاسفیٹ کہلاتی ہے۔ مختلف نامیاتی اجزاء کی حامل یہ مڈ ایک بہترین کھاد ہے۔ سپر فاسفیٹ اور ٹی ایس پی ٹرائی سپر فاسفیٹ نامی کھادوں سے قیمت میں کہیں ارزاں یہ کھاد فصلوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ تاہم دیہات میں رہنے والی خواتین اس مڈ کے اپلے بنا کر اسے بطور ایندھن بھی استعمال کرتی ہیں۔

معزز قارئین۔ آپ دیکھئے کہ صرف ایک شکر کے کارخانے سے اور ان میں بننے والے بائی پراڈکٹس سے کئی نئے کارخانے لگائے جا سکتے ہیں۔ شوگر ملز مالکان اور حکومتی عہدیداران باہم مشورے اور مناسب منصوبہ بندی سے ہر ایک شوگر مل کو ایک بہت بڑے انڈسٹریل اسٹیٹ یا شہر میں تبدیل کر سکتے ہیں جیسا کہ آسٹریلیا میں ہے اور یوں اپنے پیارے ملک میں صنعتی انقلاب کی مشروعات کر سکتے ہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

نوٹ اس مضمون کی تیاری میں پاکستان سوسائٹی آف شوگر ٹیکنالوجسٹس (PSST) کی رپورٹ مطبوعہ جون 1996ء اور پروسیڈنگ (29th Annual Proceeding) 1994 سے مدد لی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد

نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد لاہور سے سولہ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں ڈیرہ چاہل میں 1916ء میں پیدا ہوئے اس لحاظ سے اس وقت ان کی عمر 80 سال ہے۔ آپ نے 1935ء میں سنٹر ماڈل سکول لاہور سے میٹرک پاس کیا۔ ملک معراج خالد ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ جس گھر میں پیدا ہوئے اس کا ایک ہی کمرہ تھا۔ ان کے والد نے اپنا معمولی رقبہ (6- ایکڑ) پٹہ پر دیا ہوا تھا خود انہوں نے ایک بھینس رکھی ہوئی تھی جو اسی واحد کمرے میں باندھی جاتی تھی۔ ان کے بچپن کا عالم یہ تھا کہ سردیوں میں بھی ننگے پاؤں سات میل پیدل چل کر سکول جایا کرتے تھے۔ اور کبھی ایسا ہوتا کہ پیٹ خالی ہوتا تھا۔

ملک معراج خالد نے 1939ء میں اسلامیہ کالج لاہور سے گریجوایشن کی۔ عملی زندگی کا آغاز 1940ء میں دیہات سے دودھ اکٹھا کرکے ریڑھے پر لا کر بیچنے سے کیا۔ بعد ازاں باٹا پور میں 45 روپے ماہوار پر کلرکی شروع کی۔ اس کے بعد لاہور مارکیٹ کمیٹی میں فیس کلکٹر کی نوکری کی۔ اس دوران لاء کالج میں داخلہ لیا اور 1947ء میں ایل ایل بی کیا۔

ملک معراج خالد کا بچپن بے حد غربت میں کٹا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بچپن میں صبح سکول جانا تھا تو مجھے ناشتہ نہ ملا۔ وہ اس وقت تیسری جماعت میں پڑھتے تھے۔ گھر والوں نے ٹال کر سکول بھجوا دیا۔ واپس آکر پھر کھانا نہ ملا تو گھر والوں سے لڑنا شروع کیا کہ مجھے کھانا دو۔ ملک صاحب کہتے ہیں اس واقعہ پر میں اپنی زندگی میں ہمیشہ اپنی والدہ سے معافی مانگا کرتا تھا کہ مجھے علم نہیں تھا کہ گھر کے حالات کیا ہیں۔

ملک صاحب کہتے ہیں کہ آج بھی میرے پاس والد کی چھوڑی ہوئی وہی 6- ایکڑ زمین ہے

ملک صاحب نے قیام پاکستان کے فوراً بعد سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ 1952ء میں پہلا الیکشن لڑا جو ہار گئے۔ 1962ء میں بھی الیکشن ہارا۔ تیسرا الیکشن 1965ء میں جیتے۔ اس کے بعد 1970ء' 1977ء' 1988ء میں جیتے۔ جبکہ 1993ء کے الیکشن میں ہار گئے۔

ملک معراج خالد 1972ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت پہلی بار آنے کے بعد پنجاب کے وزیر اعلیٰ بنے۔ لیکن ملک غلام مصطفےٰ کھر سے اختلافات کے باعث یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔

ملک صاحب نے سیاست کا آغاز قیام پاکستان سے پہلے مسلم لیگ اور نیشنل گارڈ سے وابستگی سے کیا۔

1968ء میں مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی تو آپ بھی اس پارٹی میں شامل ہوئے اور مسٹر بھٹو کے قریبی ساتھیوں میں شامل ہوئے۔ اور اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ جن میں پنجاب کی وزارت اعلیٰ کے بعد دوبار قومی اسمبلی کے سپیکر بنے۔ وفاقی وزیر رہے۔ گشتی سفیر کے طور پر اہم ممالک کا دورہ کرتے رہے۔

محترم ملک معراج خالد جن دنوں وزیر اعلیٰ تھے اس وقت ایک دن ملک صاحب کو کسی تقریب میں جانا تھا۔ ان کی سرکاری گاڑی آنے میں دیر لگی تو ملک صاحب نے ایک رکشہ لیا اور وزیر اعلیٰ رکشہ پر تقریب میں پہنچے۔

طبیعت کے لحاظ سے سادہ' غریب فطرت' نرم مزاج انسان ہیں۔ جوانی میں سامراج دشمنی اور ترقی پسندی آپ کی سیاست کا محور رہی۔ انسان دوستی' انسانی حقوق سے وابستگی آپ کی سیاست کے اہم ستون رہے۔

گزشتہ چند سال سے آپ محترمہ بے نظیر بھٹو پر تنقید کرتے رہتے تھے۔ اگرچہ آپ پیپلز پارٹی کے رکن تھے۔ مگر پارٹی کی سرگرم سیاست سے لاتعلق تھے۔ اور پارٹی کا کوئی اہم عہدہ بھی آپ کے پاس نہ تھا۔

ملک معراج خالد اپنی امانت و دیانت کے باعث مسٹر کلین کہلاتے ہیں۔ اقتدار کے ساتھ خاصی طویل وابستگی کے باوجود آپ نے بہتی گنگا میں ہاتھ نہیں دھوئے۔

ملک صاحب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے علاوہ جن عالمی رہنماؤں سے متاثر رہے ہیں ان میں چین کے سابق وزیر اعظم چواین لائی۔ مصر کے صدر جمال عبدالناصر اور انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو تھے۔

آپ کے پسندیدہ شعراء میں غالب' اقبال' فراز' حبیب جالب اور ساحر لدھیانوی ہیں۔

آپ اپنے والد مرحوم سے بہت متاثر ہیں۔ آپ کے والد ان پڑھ تھے۔ لیکن ان کو علم سے بہت محبت تھی۔ ملک معراج خالد جب بھی کوئی تعلیمی مرحلہ طے کرتے وہ بے حد خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے۔

ملک معراج خالد کی اولاد ایک ہی بیٹا زبیر خالد ہے۔ ملک معراج خالد کی دو پوتیاں اور ایک پوتا ہے۔ آپ کی پہلی شادی ناکام رہی دوسری شادی آپ نے اپنی پسند سے کی۔ آپ کی بیگم صاحبہ کا نام محمودہ خالد ہے۔

○○○

مشرقی زائر میں شدید جنگ

زائر کی فوجوں اور روانڈا کی تتسی فوجوں کے درمیان مشرقی زائر میں شدید جنگ جاری ہے۔ تنازعہ کے تصفیے کے لئے کی جانے والی کوششوں میں اب تیزی آگئی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق زائر کی فوجیں اور روانڈ کی تتسی افواج ایک دوسرے پر کئی دن سے گولہ باری کر رہی ہیں۔ روانڈا نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجیں زائر میں داخل ہو گئی ہیں اور انہوں نے "بکاؤ" شہر سے زائر کی فوجوں کو بھگانے میں کامیابی حاصل کرلی ہے۔ اور اب ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ گوما شہر کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ تتسی فوجوں کی پیش قدمی سے لاکھوں "ہوتو" پناہ گزینوں کی جانوں کو خطرہ ہے۔ جو ہزاروں کی تعداد میں پہلے ہی زائر میں واقعہ اپنے کیمپوں سے بھاگ گئے ہیں جو افراد بھاگ گئے ہیں ان کی تعداد لگ بھگ اڑھائی لاکھ بتائی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ 3

کئی دوروں کا شرف حاصل رہا۔ حضرت صاحب کی ان دوروں میں شفقت تو سب پر تھی لیکن میں سمجھتا تھا کہ مجھ پر سب سے زیادہ ہے۔ بعض اوقات تو بات ایسی ہو جاتی کہ میں شرمندگی سے پانی پانی ہو جاتا۔ راستے میں ایک دفعہ عبادت کا پروگرام بنا حضرت صاحب پاس تشریف لائے اور جلدی سے ہاتھ بڑھاتے ہوئے فرمایا "اچکن مجھے پکڑا دیں" یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔ لیکن اس نوازش نے دل پر ایک گہرا نقش چھوڑا۔ ان دوروں کے دوران ایک خاص بات جس نے مجھے متاثر کیا وہ یہ تھی کہ جب بھی ہماری موٹر کسی ایسی جگہ سے گزرتی جہاں سے سکول کے بچے چھٹی کے بعد گھر جا رہے ہوتے تو سارا وقت حضرت صاحب ہاتھ ہلا کر بچوں کو سلام کرتے جاتے۔ جب حضرت صاحب امامت پر متمکن ہوئے تو حضرت صاحب کی شفقت کئی گنا بڑھ گئی۔ کئی دفعہ شام کے وقت مجھے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب یا مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کا نوٹ ملا کہ حضرت صاحب نے یاد فرمایا ہے۔ اپنی بیاض لیتے آئیں اور اس طرح خاصہ وقت اکٹھے گزرتا۔

حضرت صاحب کا ایک مصرع آپ کی خدمت میں ان جذبات کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ ایسی محبت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلند سے بلند درجات عطا فرمائے۔

ایک دفعہ میں نے گھر میں بنا ہوا ایک کیک حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کچھ دنوں کے بعد ایک تقریب میں حضرت صاحب نے میرے کان کے پاس منہ کرکے فرمایا۔

"کس سیف سے ہم کاٹیں اس کیک کے تحفہ کو"

حضرت صاحب نے پگڑی کا ایک تحفہ عنایت فرمایا تھا اس عنایت کے چند روز بعد میں شدید گرمی کے باعث ایک دن ٹوپی پہن کر دفتر چلا گیا اور خیال تھا کہ اس روز دفتری طور پر حضرت صاحب سے ملاقات کی کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ لیکن حضرت صاحب نے یاد فرمالیا اور دیکھتے ہی مسکرا دیئے اور فرمایا کہ آپ کو تو پگڑی دی تھی آپ نے ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔

میرا عام دستور تو یہ رہا ہے کہ اگر ٹوپی پہن کر بھی کبھی دفتر جاتا تو حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے گھر سے پگڑی منگوا لیا کرتا تھا لیکن اس روز جلدی سے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی ضرورت پیش آگئی تو ٹوپی پہنے ہی حضرت صاحب کی خدمت میں جا پہنچا۔ حضرت صاحب کی طبیعت علیل تھی

Africa Speaks چھپوانے کے لئے مجھے دو تین دفعہ کراچی بھجوایا گیا جب یہ کام ختم ہو گیا اور اس کے معاً بعد عیدالاضحیٰ آئی تو حضرت صاحب کا ارشاد ملا کہ تم نے عید پڑھانی ہے۔ خطبہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر ہو اور خطبہ بیس منٹ کے قریب ہو۔ کیا یہ وہی بات نہیں اسامہ کے ہاتھ میں فوجوں کا علم تھما دیا گیا من آنم کہ من دانم پھر مجھ پر یہ عنایت بس حضرت صاحب کی علو مرتبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت صاحب کی امامت کے سترہ سال حضرت صاحب کے قرب میں گزارے جب سیرالیون بھجوایا گیا۔ تو خط و کتابت کے ذریعہ وہاں بھی قرب ہی محسوس ہوا۔ اس دوران ایک دفعہ میری بیوی سے فرمایا لگتا ہے سیفی صاحب اداس ہو گئے ہیں بس اب واپس آنے ہی والے ہیں۔

اداس تو میں تھا یا نہیں لیکن حضرت صاحب کی شفقت کا ایک مظاہرہ تھا اور اس شفقت کا ایک ایسا ہی بھرپور مظاہرہ پہلے یوں فرما چکے تھے کہ جب ایک ماہ کے لئے سیرالیون گیا تھا۔ تو واپسی پر حضرت صاحب نے فرمایا "لگتا ہے ایک سال وہاں رہ کے آئے ہو" یہ حضرت صاحب کے اپنے دل کی محبت تھی جس نے حضرت صاحب سے یہ شفقت آمیز فقرہ کہلوایا۔

اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 4

گئی بہت صدقات کئے۔ بہت دعائیں کیں مگر میرے خدا کو تو ان کی ضرورت تھی۔ آخر آپ 27- دسمبر 1992ء کی شب بارہ بج کر پچپن منٹ پر والدین بہن بھائیوں اور اپنی اہلیہ کو چھوڑ کر عین عالم شباب 26 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

کاش ایسا بھی ہو تو لوٹ کے گھر آ جائے
جب بھی آنکھ اٹھاؤں تو نظر آ جائے

ان کی باتیں تو کبھی ختم نہیں ہو سکتیں۔ آخر میں اپنے بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میرے بھائی کے لئے خون کا انتظام کیا ان کی ہر ضرورت کو مد نظر رکھا اور آج بھی ہمارا دکھ کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

میرے بھیا کی وفات کے ڈھائی ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹا عطا کیا۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام اسامہ وحید تجویز کیا۔

میں اپنی تمام بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ بچے کے لئے دعا کریں۔ مولا کریم اسے اپنے باپ کا نعم البدل بنائے۔ عزیزم وقف میں میں شامل ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ اپنے باپ کی کمی کو پورا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کے درجات بلند کرے۔ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

زندگی انساں کی ہے مانند مرغ خوشنوا
شاخ پر بیٹھا کوئی پرندہ چہچہا کر اڑ گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 11- نومبر 1996ء

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس- (نیا)-
2-00 تقریر آفتاب احمد خاں صاحب۔
2-30 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت الرابع-
3-00 متفرق پروگرام-
4-00 چینی زبان سیکھئے-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز ناصرات الاحمدیہ لاہور بمقابلہ لاہور بمقابلہ میرپور خاص-
6-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
7-00 (صبح) اراؤنڈ دی گلوب- پروگرام واشنگٹن بیت- یو- ایس- اے-
8-00 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے- (دوبارہ)-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- انگلش بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر کوئز ناصرات الاحمدیہ لاہور- راولپنڈی- میری پور خاص (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 1995ء (دوبارہ)-
1-30 تقریر آفتاب احمد خاں صاحب جلسہ یو کے- 1993ء-
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام- سیرت- غزوہ احد- تحریر میر محمود احمد ناصر- پڑھنے والے فرید احمد نوید-
4-00 سہ پہر اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-11-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹبال ٹورنامنٹ- دارالنصر بمقابل صدر-
9-30 لقاء مع العرب-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

اسے اپنے پاس نوٹ فرمالیں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکی تمام تکالیف مرض کو بغور سُنا جائے اور بعد تجزیہ ذمہ دارانہ علاج تجویز کیا جائے تو آپ میرے پاس تشریف لادیں۔

اوقات کلینک: صبح 8 بجے تا رات 8 بجے

الیکٹروہومیوڈاکٹر اعجاز رضوی ایم اے ڈی ای ایچ ایم۔ ڈی ایم آر

4/44 دارالعلوم وسطی۔ ربوہ فون 211473

درخواست دعا

○ مکرم عقیل امجد صاحب ابن چوہدری امجد علی آف فیکٹری ایریا ربوہ کا جرمنی میں انتڑیوں کی انفیکشن کی وجہ سے دوبارہ اپریشن ہوچکا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں خورشید احمد صاحب ڈیرہ غازی خان کا موتیا کا اپریشن ہوا ہے۔ شفائے کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مسعود احمد سوہاوی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کے برادر اصغر مکرم مولوی محمود احمد صاحب دل بڑھ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں علاج جاری ہے۔ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ کی ہمشیرہ عائشہ بی بی صاحبہ بعارضہ بخار فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ صوبیدار عزیز احمد صاحب ولد صوبیدار عبدالرحیم صاحب بمقام داتہ تحصیل مانسہرہ حال اسلام آباد بوجہ بیماری بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

کفالت یتامٰی

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامٰی کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامٰی کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہوسکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صدر روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامٰی" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامٰی کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہوسکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کرسکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہوسکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامٰی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامٰی یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامٰی" سے ایسے مستحق یتامٰی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامٰی کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامٰی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ)

یادرفتگان کے متعلق ضروری گزارش

یادرفتگان کے متعلق ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلم بند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کردیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کردیں۔ چاہے اس میں وہ ہو یا نہ ہو۔

اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ کسی ایک خوبی کا ذکر بھی قارئین کے دل میں نہ صرف دعا کا جذبہ پیدا کرسکتا ہے بلکہ اسے اپنانے کی خواہش بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھئے کہ یادرفتگان میں جس شخص کی زندگی کے متعلق آپ تحریر کرنا چاہتے ہیں صرف اس میں موجود خصائل اور خوبیوں ہی کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات یقیناً خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہوگی اور ہمارے قارئین بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتے رہیں گے کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص میں دنیا بھر کی سب خوبیاں موجود ہوں کسی میں کوئی خوبی ہے اور کسی میں کوئی۔ اگر ہم اس شخص میں موجود خوبیوں کا ذکر کریں چاہے وہ تعداد میں تھوڑی ہی ہوں تو یقیناً قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 1

پیار کے جلوے اپنی زندگی میں وہ دیکھے۔ اور اس کے پیار کے جلوے صرف وہ شخص نہیں بلکہ اس کے ماحول کے لوگ بھی اس شخص کی زندگی میں دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اس شخص یا اس خاندان سے یا اس قوم سے یا اس جماعت سے جیسا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا کتنا پیار ہے۔ جب دنیا خدا تعالیٰ کو جماعت احمدیہ کے افراد سے اس طرح پیار کرتے دیکھے گی۔ تو ان کے دلوں میں خود بخود تمہارے لئے محبت پیدا ہوگی۔ جب دنیا یہ دیکھے گی کہ یہ جماعت وہ ہے جنہوں نے ہم سے خدمت کا اور الفت کا اور ہمارے دکھوں کو دور کرنے کے لئے کوششوں کا وہ تعلق پیدا کرلیا ہے۔ جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے قرب پر ہے ان کو تسلی ہوگی کہ ان سے ہمیں کوئی دکھ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ہم پر ظلم نہیں کرسکتے۔ یہ ہمارے حقوق کو تلف نہیں کرسکتے۔ ہمیشہ ان سے ہمارے لئے خیر کے چشمے پھوٹیں گے۔ ہمیشہ یہ ہمارے دکھوں کو دور کرنے کے بعد ہمارے لئے سکھ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ پھر جس شخص کو یہ سمجھ آجائے گی وہ تو آپ کے قریب آجائے گا۔ اور جو آپ کے قریب آئے گا چونکہ آپ خدا کے قریب ہوں گے لہٰذا وہ بھی خدا کے قریب ہو جائے گا۔

(از خطبہ 8- نومبر 1974ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 10- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ لٹیروں اور اچکوں کے ساتھ ہماری مفاہمت نہیں ہو سکتی۔ سب کچھ قربان کردیں گے مگر ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ 90 دن میں کچھ نہیں ہو سکتا لیکن ہم بڑی عمارت کی بنیادیں ضرور تعمیر کر جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تین ماہ کے قیدی ہیں۔ الیکشن کرا کے چلے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ دیکھیں گے کہ کیسا احتساب ہوتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ عوام کرپٹ لوگوں کو اسمبلیوں میں نہ بھیجیں تو یہ بہت بڑا احتساب ہوگا دراصل انسانوں کے اندر انقلاب آئے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ پارلیمانی نظام کی اصلاح کے لئے اپنا کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نگران حکومت دو تین سال چلنے کی افواہیں مخصوص لابی پھیلا رہی ہے۔ جس کی کوئی بنیاد نہیں۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات کے التواء کی ہر سازش ناکام بنا دی جائے گی۔ کیونکہ اگر 90 دن کے اندر انتخابات نہ ہوئے تو پھر خانہ جنگی کو کوئی نہیں روک سکے گا۔ لیکن جانبدار صدر شفاف الیکشن نہیں کرا سکتا۔ انہوں نے واضح کیا کہ انتخابات میں اسی صورت میں حصہ لیں گے جب فاروق لغاری اپنے عہدہ صدارت سے استعفیٰ دینے کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ارکان اسمبلی پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے بھوک ہڑتال کریں گے۔ انہوں نے کارکنوں کو حوصلہ بلند رکھنے کی تاکید کی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ قانونی جنگ بھی بھرپور انداز میں لڑی جائے گی۔

○ صدر مملکت نے ملک کے تمام ڈپٹی کمشنروں سے کہا ہے کہ سابق امیدواران قومی و صوبائی اسمبلی کے اثاثوں کی مکمل تفصیل فوراً مہیا کریں تاکہ انتخاب سے قبل ان کی جانچ پڑتال کی جا سکے اور مقررہ وقت پر الیکشن ہو سکیں۔ یہ فہرستیں 1993ء تک کے امیدواروں کی مانگی گئی ہیں۔

○ وزیر اعظم کی ہدایت پر وزارت داخلہ میں فوری احتساب کے لئے انسداد بدعنوانی کا شعبہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ بدعنوانی سے متعلق شکایات اور دیگر متعلقہ معلومات جن میں ثبوت ساتھ ہوں مذکورہ شعبہ کو بھیجی جا سکتی ہیں۔ شکایت بھیجنے والے کا نام اور پتہ درست ہونا چاہئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مبینہ طور پر کرپشن میں ملوث پی۔ ڈی۔ ایف کی کابینہ میں شامل وزراء مشیر اور معاونین خصوصی کے خلاف مقدمات تیار کر کے محکمہ انٹی کرپشن کو بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے تمام صوبائی سیکرٹریوں سے گزشتہ ایک سال کے دوران خرچ کئے گئے فنڈز کی رپورٹ طلب کرلی ہے۔

○ آئی ایم ایف نے پاکستان کو 600 ملین ڈالر کی امداد دینے کا پروگرام موخر کر دیا ہے۔ آئی ایم ایف کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ گزشتہ حکومت کے ساتھ مذاکرات ہو رہے تھے لیکن اسی دوران ان کی حکومت کو ختم کر دیا گیا اس لئے اب کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہم صورت حال پر غور کر رہے ہیں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ فیصلہ کیا ہوگا۔

○ پنجاب کے قائم مقام گورنر کے طور پر جسٹس خلیل الرحمان نے اور سرحد کے قائم مقام گورنر کے طور پر پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید ابن علی نے اپنے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا۔

○ قائم مقام گورنر پنجاب جسٹس خلیل الرحمان نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی توڑنے کا انحصار حالات پر ہے۔ اللہ نہ کرے میں وٹو حکومت ختم کروں البتہ آئین کا تقاضا ہوا تو ایسا ہی کروں گا۔ میں کوئی کام آئین اور قانون سے ہٹ کر نہیں کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں وی۔ آئی۔ پی کلچر کو ختم کرنا اور بجٹ کو بنیاد بنانا ہوگا۔

○ گورنر سندھ نے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے سندھ اسمبلی توڑ دی ہے جس کے ساتھ ہی سندھ حکومت اور کابینہ برطرف ہو گئی ہے۔ جبکہ ممتاز بھٹو کو نگران وزیر اعلیٰ سندھ مقرر کر دیا گیا ہے۔ گورنر کے حکم میں عبداللہ شاہ حکومت پر 6 سنگین الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ رشوت اقرباء پروری اور غیر قانونی اقدامات کی وجہ سے حکومت چلانا ممکن نہیں رہا۔ فوج کے خبردار کرنے کے باوجود 40 لاکھ عوام کو سیلاب سے بچانے کے لئے کوئی اقدام نہ کیا گیا لوگوں کو غیر قانونی پولیس مقابلوں میں ہلاک کر کے آئین کے آرٹیکل 9 کی خلاف ورزی کی گئی۔

○ وفاقی حکومت نے ہائی کورٹ لاہور کو آگاہ کیا ہے کہ آصف زرداری ایم۔ پی او کے تحت سہالہ ریسٹ ہاؤس میں نظر بند ہیں۔ وہاں ان پر نہ تشدد کیا جا رہا ہے نہ ان کی جان کو خطرہ ہے۔ بے نظیر' ناہید خان' اور نصیر اللہ بابر نے ان سے ملاقاتیں کی ہیں۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے مرتضیٰ بھٹو اور عاشق جتوئی کی بیواؤں کی درخواست منظور کرتے ہوئے انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل مسعود شریف' ڈی آئی جی کراچی ڈاکٹر شعیب سڈل' ایس' ایس' پی جنوبی واجد علی درانی' اے۔ ایس' پی صدر شاہد حیات اے ایس پی درخشاں رائے ایم طاہر کے خلاف مرتضیٰ بھٹو عاشق جتوئی اور ان کے ساتھیوں کے قتل اور دیگر کو زخمی کرنے کے الزام میں ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا ہے۔ ایس۔ ایچ۔ او کلفٹن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ درخواست گزاروں کی ایف' آئی' آر درج کریں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ احتساب کی خاطر الیکشن کا التوا ملک کے لئے تباہ کن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کی رٹ وہ لوگ لگا رہے ہیں جنہیں الیکشن میں کامیاب ہونے کا یقین نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ برسر اقتدار آکر آئی۔ ایم۔ ایف سے معاہدے کی پابندی کریں گے سب کو مل کر قربانی دینی ہوگی۔ الطاف حسین کو صفائی کا موقعہ ملنا چاہئے۔

○ تحریک انصاف کے قائد عمران خان نے کہا ہے کہ احتساب کے بغیر انتخاب بے مقصد ہوں گے۔ مردم شماری بھی کروائی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وی۔ آئی۔ پی لاؤنج ہی نہیں ایسا کلچر بھی ختم ہونا چاہئے۔

○ بی بی سی کے مطابق پاکستان کی سیاسی صورت حال میں مزید ابتری آسکتی ہے۔ یہ واضح ہو گیا ہے کہ بے نظیر بھٹو اپنی برطرفی کے خلاف لڑائی لڑیں گی۔ وہ زیادہ دیر اپوزیشن میں نہیں رہنا چاہتی۔ عبوری حکومت کی سرگرمیاں پس منظر میں جاری ہیں اور زیادہ توجہ معزول وزیر اعظم اور صدر کے درمیان رسہ کشی پر ہے۔

○ نگران وزیر اعظم نے کہا ہے کہ عبوری مدت میں ملک کی معاشی صورت حال بہتر بنانا ممکن نہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ججوں پر مشتمل الیکشن کمیشن بنایا جائے۔ فوج کی نگرانی میں مردم شماری کرائی جائے۔ آزاد امیدواروں کو الیکشن نہ لڑنے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابی امیدوار کی اہلیت کا مطالبہ نہ مانا گیا تو عبوری حکومت کو بھی تخت سے اتار دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کو مفسدین کی حکومت کے لئے نہیں ہٹایا الیکشن سے پیپلز پارٹی آئے یا کوئی اور قبول کریں گے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل

اشتہارات کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" برائے حصول اشتہارات ساہیوال' پتوکی' اوکاڑہ' جھنگ' سرگودھا کے لئے دورہ پر آرہے ہیں۔ عہدیداران واحباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیل • سیل • سیل
مردانہ اور لیڈیز ہر موسم کے کپڑے پر سیل جاری ہے
کوٹ برقعہ ریڈی میڈ بھی دستیاب ہے فائدہ اٹھائیں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

فکر اقبال اور تحریک احمدیت از شیخ عبدالماجد
صفحات: 512 قیمت: 175 روپے
خاندان اقبال اور احمدیت • قرارداد لاہور اور ظفر اللہ خان
اقبال اکادمی کے سکالر اور شیخ عبدالماجد کی بحث۔
مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کے ریکارڈ سے • اقبال
• پنڈت نہرو اور جماعت احمدیہ وغیرہ متعدد موضوعات
شیخ عبدالاعلیٰ 100 گلی زیب کالونی سمن آباد لاہور
(6342-396180)
• افضل برادرز ربوہ • عبدالمالک صاحب دارالذکر لاہور
• شکور بھائی چشمے والے ربوہ • احمدیہ ہال صدر۔ کراچی

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381
گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

احمدیہ ٹیلیویژن اور ڈش کو اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں اور واضح تصویر اور صاف آواز لینے کیلئے ہمیں مطلع کریں۔ • ریسیور کون سا ہے؟ • LNB کون سی ہے؟ • LNB کا درجہ کیا ہے؟ • ڈش کس سائز کی ہے؟ • اپنا فون نمبر اور گھر کا پتہ؟
شاہین پے ٹی وی کا انٹینا اور ہر سائز میں ڈش انٹینا اور اس کا سامان خریدنے کیلئے باعتماد نام
عثمان الیکٹرونکس پٹیالہ گراؤنڈ نجاب بلڈنگ 4۔ لنک میکلوڈ روڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

مکان برائے فوری فروخت
دو کمرے' باورچی خانہ' سٹور' بیٹھک' برآمدہ' گیراج' ایک باتھ اٹیچ' ایک علیحدہ واٹر پمپ نلکا پانی بہترین ٹیلیفون کا ڈیمانڈ نوٹس ادا شدہ ساہیوال روڈ ۲۰ فٹ کی سڑک پر واقع۔ رابطہ کیلئے دن کے وقت فون نمبر 211842 بعد مغرب فون نمبر 212205 یا خود ملیں۔
محمد حنیف آف خوشاب محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ